ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY

AIOU LIBRARY
aioulibrary.com

Name:

Registration No.:

Course Code: 0241

Program: Matric (Dars-e-Nizami)

Semester: Autumn 2026

WhatsApp Orders: +92 324 5836626

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

کورس :المختصر القدوری (241)

سطح :میٹرک)درسِ نظامی(

سمسٹر :خزاں 2026

SOLVED ASSIGNMENT GUIDE — For Study & Reference

حل شدہ مشق گائیڈ — مطالعہ و حوالہ کے لیے

نوٹ :یہ گائیڈ صرف مطالعہ و رہنمائی کے لیے ہے۔ طلبہ جوابات اپنے الفاظ میں تحریر کریں اور عملی فقہی مسائل میں مستند علمائے کرام سے رجوع کریں۔

امتحانی مشق نمبر 2

کل نمبر — 100 :کامیابی کے نمبر40

سوال نمبر 1

سوال نمبر 1- قدوری کی روشنی میں غلہ یعنی گندم وغیرہ اور پھلوں میں عشر کے احکام تفصیلاً تحریر کریں، نیز امام اعظم ابو حنیفہؒ اور صاحبینؒ کے اختلاف کی وضاحت کریں۔ (20)

مقدمہ

عشر زمین کی پیداوار میں واجب ہونے والا مالی حق ہے جس کا تعلق زکاۃ کے نظام سے ہے۔ غلہ، گندم، جو، دالیں اور پھل انسان کی خوراک کی بنیاد ہیں، اس لیے فقہا نے ان میں عشر کے احکام بڑی تفصیل سے بیان کیے ہیں۔ امام قدوری نے کتاب الزکاۃ میں زمین کی اقسام اور پیداوار کے احکام ذکر کیے ہیں۔ اس سوال کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور ان کے شاگردان امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ، جنہیں صاحبین کہا جاتا ہے، کے درمیان مشہور اختلاف کی وضاحت بھی مطلوب ہے۔ اس جواب میں پہلے عشر کی تعریف اور زمین کی قسمیں، پھر شرح عشر، اس کے بعد امام ابو حنیفہ کا موقف، پھر صاحبین کا موقف اور آخر میں دونوں کے دلائل کی بنیاد اور عملی فرق بیان کیا جائے گا۔

عشر کی تعریف اور زمین کی قسمیں

عشر کے لغوی معنی دسواں حصہ ہیں۔ اصطلاح میں اس سے مراد عشری زمین کی پیداوار کا وہ مقررہ حصہ ہے جو اللہ کے حق کے طور پر نکالا جاتا ہے۔ ہر زمین عشری نہیں ہوتی؛ فقہا نے زمین کو عشری اور خراجی میں تقسیم کیا ہے۔ عشری زمین وہ ہے جو مسلمانوں کی ملکیت میں اس حیثیت سے آئی ہو کہ اس پر پیداوار سے عشر واجب ہو، جبکہ خراجی زمین پر خراج کا نظام لاگو ہوتا ہے۔ اس تقسیم کی تاریخی اور انتظامی تفصیل لمبی ہے، مگر طالب علم کے لیے اتنا جاننا کافی ہے کہ عشر کا باب عشری زمین کی پیداوار سے متعلق ہے۔ زمین کی ملکیت مسلمان کے پاس ہو اور اس سے باقاعدہ زرعی پیداوار حاصل ہو تو عشر کے اصول لاگو ہوتے ہیں۔ وقف کی زمین، اجارے پر لی گئی زمین اور شریک زمین میں عشر کس پر واجب ہو گا، اس کی تفصیل بھی فقہا نے بیان کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حکم اصل پیداوار اور ملکیت کے اصولوں سے جڑا ہوا ہے۔

عشر کی شرح :عشر اور نصف عشر

پیداوار میں شرح کا دار و مدار آب پاشی کے طریقے پر ہے۔ اگر زمین بارش، چشمے یا بہتی نہر کے پانی سے بغیر خاص مشقت اور خرچ کے سیراب ہو تو پیداوار کا دسواں حصہ یعنی عشر واجب ہو گا۔ اگر زمین ڈول، کنویں، ٹیوب ویل یا ایسی مشینری سے سیراب ہو جس پر کاشتکار کو خاص مشقت اور مالی خرچ اٹھانا پڑے تو واجب مقدار آدھی ہو جائے گی، یعنی بیسواں حصہ جسے نصف عشر کہتے ہیں۔ اگر دونوں طریقے ملے جلے ہوں تو غالب صورت کا اعتبار کیا جاتا ہے۔ یہ شرح غلے اور پھلوں دونوں میں یکساں اصول کے طور پر بیان ہوتی ہے۔ آج کے دور میں نہری پانی کی قیمت، بجلی اور ڈیزل کے اخراجات جیسے معاملات میں شرح کے تعین کے لیے مقامی اہل علم کی رہنمائی لینا زیادہ محتاط طرز عمل ہے، کیونکہ سوال یہ ہوتا ہے کہ آب پاشی باعوض ہے یا بلا عوض کے قریب ہے۔ قدوری کا بنیادی اصول بہرحال یہی ہے کہ مشقت اور خرچ کی زیادتی شرح کو کم کر دیتی ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا موقف

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک عشری زمین سے نکلنے والی ہر قسم کی پیداوار میں عشر واجب ہے، چاہے وہ کم ہو یا زیادہ، اور چاہے وہ ذخیرہ ہونے والی چیز ہو یا جلد خراب ہونے والی۔ ان کے ہاں نہ تو کسی نصاب کی شرط ہے اور نہ ہی بقا یعنی ایک مدت تک محفوظ رہنے کی شرط ہے۔ اس بنا پر گندم، جو اور دالوں کے ساتھ ساتھ تازہ سبزیاں اور ترکاریاں بھی اسی عموم میں داخل سمجھی جاتی ہیں۔ امام صاحب کی دلیل قرآن مجید کی اس عام ہدایت کا مفہوم ہے جس میں زمین کی پیداوار میں سے اللہ کا حق نکالنے کا حکم دیا گیا ہے، اور اس عام حکم کو کسی خاص

مقدار یا جنس تک محدود کرنے کی کوئی قطعی دلیل ان کے نزدیک موجود نہیں۔ اس موقف کا عملی نتیجہ یہ ہے کہ چھوٹا کاشتکار بھی اپنی تھوڑی سی پیداوار میں سے دسواں یا بیسواں حصہ نکالے گا۔ یہ وسعت فقرا کے حق کی حفاظت کے نقطہ نظر سے نمایاں ہے۔

صاحبین رحمہما اللہ کا موقف

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک، عشر ہر پیداوار میں واجب نہیں ہوتا۔ ان کے ہاں عشر کے وجوب کے لیے دو شرطیں ہیں :اول یہ کہ پیداوار پانچ وسق سے کم نہ ہو، یعنی ایک مقررہ نصاب پایا جائے؛ دوم یہ کہ وہ چیز باقی رہنے والی ہو، یعنی اسے ذخیرہ کیا جا سکے اور وہ عام طور پر ایک سال تک محفوظ رہے۔ وسق ایک پیمانہ ہے اور پانچ وسق کا اندازہ مختلف اجناس اور علاقوں کے پیمانوں کے مطابق فقہا بیان کرتے ہیں، اس لیے عملی وزن معلوم کرنے کے لیے معتمد کتب اور اہل علم سے رجوع کرنا چاہیے۔ صاحبین کی دلیل حدیث میں بیان ہونے والے اس مفہوم پر ہے کہ پانچ وسق سے کم پیداوار میں صدقہ نہیں۔ اس کے ساتھ وہ ان اجناس کو خارج کرتے ہیں جو باقی نہیں رہتیں، جیسے تازہ سبزیاں، کیونکہ ان کا ذخیرہ عام طور پر ممکن نہیں ہوتا۔ اس موقف کا نتیجہ یہ ہے کہ نصاب سے کم غلہ اور غیر محفوظ ہونے والے پھل سبزی میں عشر واجب نہیں ہو گا۔

اختلاف کی وضاحت اور عملی فرق

دونوں مواقف کا خلاصہ چارٹ میں دیا گیا ہے۔ اختلاف کی اصل جڑ یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے عام نص کو بنیاد بنایا اور کمیت و بقا کی شرط نہیں لگائی، جبکہ صاحبین نے مخصوص نص کی روشنی میں نصاب اور بقا کو شرط قرار دیا۔ غلے جیسے گندم اور جو میں جب مقدار پانچ وسق یا اس سے زیادہ ہو تو دونوں مواقف کے نتیجے میں عشر واجب ہو جاتا ہے، کیونکہ غلہ باقی رہنے والا بھی ہے اور نصاب بھی پورا ہے۔ اختلاف کا عملی اثر تین صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے :نصاب سے کم غلہ، تازہ پھل اور سبزیاں جو باقی نہیں رہتیں، اور وہ پیداوار جو محفوظ تو ہو مگر نصاب سے کم ہو۔ فقہ حنفی میں اس باب میں مفتیٰ بہ قول کے تعین کی تفصیل بڑی کتب میں موجود ہے، اس لیے طالب علم اختلافی بیان کو علمی طور پر سمجھے اور کسی مخصوص کاشتکار کو عملی مشورہ دیتے وقت مستند مفتی سے رجوع کی تلقین کرے۔

پہلو	امام ابو حنیفہؒ	صاحبینؒ
نصاب	کوئی نصاب شرط نہیں	پانچ وسق شرط ہے

باقی رہنے والی جنس ہونا شرط ہے	شرط نہیں	بقا کی شرط
عشر واجب نہیں	عشر واجب ہے	سبزی و تازہ پھل
نصاب سے کم میں نہیں	عشر واجب ہے	کم پیداوار
عشر یا نصف عشر	عشر یا نصف عشر	شرح

عشر کی ادائیگی کے متعلقہ احکام

عشر پیداوار تیار ہونے اور کٹائی کے مرحلے سے متعلق ہوتا ہے۔ پیداوار کا حساب اصل حاصل پر لگایا جاتا ہے اور عام کاشت کے اخراجات، جیسے بیج اور کھاد، کو عشر کے حساب سے پہلے منہا کرنے کا عام اصول فقہا نے بیان نہیں کیا، کیونکہ عشر کل پیداوار پر واجب ہوتا ہے۔ عشر کے مستحقین بنیادی طور پر وہی ہیں جو زکاۃ کے مصارف ہیں۔ عشر نقد رقم کی صورت میں قیمت دے کر بھی ادا کیا جا سکتا ہے یا نہیں، اس کی تفصیل بھی کتب فقہ میں موجود ہے۔ کرایے پر دی گئی زمین میں عشر مالک پر ہو گا یا کاشتکار پر، یہ معاملہ عقد کی نوعیت پر منحصر ہے۔ ان جزئیات میں علاقے کے رائج نظام کو سامنے رکھ کر فتویٰ لیا جاتا ہے۔ طالب علم کے لیے اصل سبق یہ ہے کہ عشر زمین کی نعمت پر شکر کا عملی اظہار اور معاشرے کے کم زور طبقے کی مدد کا ذریعہ ہے۔

خاتمہ

خلاصہ یہ ہے کہ عشری زمین کی پیداوار میں پانی کی نوعیت کے مطابق عشر یا نصف عشر واجب ہوتا ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ہر پیداوار میں، کم ہو یا زیادہ اور باقی رہے یا نہ رہے، عشر واجب ہے، جبکہ صاحبین کے نزدیک پانچ وسق کا نصاب اور جنس کا باقی رہنا شرط ہے۔ یہ حنفی فقہ کے مشہور ترین اختلافی مسائل میں سے ہے جسے سمجھنے سے طالب علم کو اصولی اختلاف کی نوعیت سمجھ آتی ہے۔ عملی زندگی میں اپنے عشر کے حساب کے لیے مستند عالم سے رہنمائی لینا سب سے محفوظ طریقہ ہے۔

سوال نمبر 2

سوال نمبر 2۔ رمضان المبارک کے آخری عشرے کے اعتکاف کا حکم اور احکام تفصیلاً تحریر کریں۔ (20)

مقدمہ

اعتکاف رمضان المبارک کی ممتاز عبادات میں سے ہے اور اس کا خصوصی تعلق آخری عشرے اور لیلۃ القدر کی تلاش سے ہے۔ نبی کریم ﷺ کا مفہوم کے اعتبار سے معمول یہ بیان ہوا ہے کہ آپ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرماتے اور اس کی ترغیب دیتے تھے۔ امام قدوری نے کتاب الصوم میں اعتکاف کے بنیادی احکام بیان کیے ہیں۔ اس جواب میں اعتکاف کی تعریف، اقسام و حکم، خاص طور پر آخری عشرے کے مسنون اعتکاف کا درجہ، شرائط، داخلے اور اختتام کا وقت، اعتکاف کے دوران جائز و ممنوع امور اور اعتکاف کے ٹوٹنے کی صورتیں تفصیل سے بیان کی جاتی ہیں۔ طالب علم نوٹ کرے کہ درسی بیان ہے، اور کسی خاص شخص کی صورت حال میں نیت، نذر یا بیماری جیسے مسائل پر عمل سے پہلے مستند عالم سے رجوع کرنا چاہیے۔

اعتکاف کی تعریف اور اقسام

اعتکاف کے لغوی معنی ٹھہرنا اور اپنے آپ کو روک رکھنا ہے۔ شرعی اصطلاح میں اس سے مراد روزے کی حالت میں مسجد میں عبادت کی نیت سے ٹھہرنا ہے۔ فقہا نے اعتکاف کی تین قسمیں بیان کی ہیں: واجب اعتکاف، جو نذر ماننے سے واجب ہوتا ہے؛ سنت اعتکاف، جو رمضان کے آخری عشرے میں کیا جاتا ہے؛ اور نفل اعتکاف، جو ان کے علاوہ کسی بھی وقت کیا جائے۔ واجب اعتکاف میں روزہ شرط ہے اور اسے توڑنے سے قضا لازم آتی ہے۔ نفل اعتکاف میں کم از کم مدت کے بارے میں فقہی بیانات کی تفصیل موجود ہے اور اس میں روزے کی شرط کا حکم بھی واجب سے مختلف بیان ہوا ہے۔ سنت اعتکاف کی مدت آخری عشرے کے دس دن ہیں اور یہی اس سوال کا اصل موضوع ہے۔ اعتکاف کی اصل روح دنیا کے معمولات سے وقتی طور پر کٹ کر نماز، تلاوت، ذکر اور دعا میں مشغول ہونا ہے۔

آخری عشرے کے اعتکاف کا حکم

رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف فقہ حنفی میں سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر محلے یا بستی کے کچھ لوگ اعتکاف کر لیں تو سب کی طرف سے سنت ادا ہو جائے گی، اور اگر کوئی بھی نہ کرے تو اہل محلہ ترک سنت کی وجہ سے ملامت کے مستحق ہوں گے۔ یہ حکم اس لیے اہم ہے کہ اعتکاف محض انفرادی نفل نہیں بلکہ اجتماعی شعیرہ بھی ہے۔ جو شخص یہ اعتکاف شروع کر دے اس پر اسے پورا کرنا لازم ہو جاتا ہے، اور اگر وہ اسے درمیان میں بلا عذر توڑ دے تو اس کی قضا کا حکم بھی فقہا نے بیان کیا ہے۔ لیلۃ القدر کی تلاش اس اعتکاف کی بڑی حکمت ہے، کیونکہ وہ رات آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہونے کی امید زیادہ ہے۔ اس لیے معتکف کو چاہیے کہ آخری عشرے کی راتوں کو عبادت میں خاص اہتمام سے گزارے۔

شرائط اور داخلے کا وقت

اعتکاف کی شرائط میں مسلمان، عاقل ہونا، حدث اکبر سے پاک ہونا، مسجد میں اعتکاف کرنا اور نیت شامل ہیں۔ مردوں کا اعتکاف ایسی مسجد میں ہوتا ہے جہاں جماعت کا انتظام ہو، اور قدوری کے بیان میں جامع مسجد کو افضل قرار دیا گیا ہے۔ خواتین کے اعتکاف کی جگہ کے بارے میں فقہی تفصیل موجود ہے جس میں گھر کی مقررہ نماز کی جگہ کا ذکر آتا ہے؛ عملی رہنمائی کے لیے اہل علم سے رجوع کیا جائے۔ آخری عشرے کے مسنون اعتکاف کے لیے معتکف بیس رمضان کو سورج غروب ہونے سے پہلے مسجد میں داخل ہو جائے، تاکہ اکیسویں رات اعتکاف کی حالت میں آئے۔ اعتکاف کا اختتام عید کا چاند نظر آنے کے بعد ہوتا ہے، یعنی جب رمضان ختم ہونے کا شرعی اعلان ہو جائے۔ روزہ سنت اعتکاف میں شامل و لازم جز ہے، کیونکہ پورا عشرہ روزے پر مشتمل ہے۔

اعتکاف کے دوران جائز اور ممنوع امور

معتکف مسجد میں نماز، تلاوت، ذکر، دینی تعلیم و تعلم اور اسی نوعیت کی عبادات میں وقت گزارے۔ طبعی اور شرعی ضرورت کے بغیر مسجد سے باہر نکلنا اعتکاف کو فاسد کر دیتا ہے۔ طبعی ضرورت سے مراد قضائے حاجت اور اسی نوعیت کی ناگزیر ضروریات ہیں، اور شرعی ضرورت میں جمعے کے لیے جامع مسجد کی طرف جانا شامل ہے جب اس کی اپنی مسجد میں جمعہ نہ ہوتا ہو۔ وضو اور غسل واجب کے لیے نکلنا بھی ضرورت میں داخل ہے۔ معتکف کھانا، پینا اور سونا مسجد ہی میں کرے گا، البتہ مسجد کی صفائی اور احترام کا پورا خیال رکھنا لازم ہے۔ خرید و فروخت اور دنیاوی بات چیت جس میں گناہ ہو یا لغو ہو، اعتکاف کی روح کے خلاف ہے۔ بیمار کی عیادت اور جنازے میں شرکت کے لیے نکلنے کے بارے میں فقہی تفصیل موجود ہے؛ عام اصول یہ ہے کہ اگر ان کے لیے باہر نکلا تو اعتکاف باقی نہیں رہتا، اس لیے ایسی صورت میں اہل علم سے مشورہ کیا جائے۔ موبائل فون اور سوشل میڈیا کا بے مقصد استعمال بھی اعتکاف کے مقصد کو کم زور کرتا ہے، اس لیے معتکف کو چاہیے کہ رابطے کو ضرورت تک محدود رکھے۔

اعتکاف ٹوٹنے کی صورتیں اور قضا

بغیر شرعی یا طبعی عذر کے مسجد سے باہر نکلنا اعتکاف کو توڑ دیتا ہے، چاہے یہ بھول کر ہی کیوں نہ ہو، البتہ بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا جبکہ اعتکاف کے باب میں نکلنے کی بحث الگ ہے اور اس کی تفصیل کتب فقہ میں موجود ہے۔ واجب اعتکاف ٹوٹ جائے تو اس کی قضا لازم آتی ہے اور قضا میں روزہ بھی شرط ہے۔ سنت اعتکاف کو اگر کسی نے شروع کر کے درمیان میں چھوڑ دیا تو فقہا نے اس دن کی قضا کی بحث کی ہے جس دن اعتکاف

چھوڑا گیا۔ بیماری کی شدت، ہنگامی ضرورت یا خواتین کے خاص عذر کی صورت میں اعتکاف ختم کرنا پڑے تو اس کے قضا و حکم کی تفصیل کے لیے مستند عالم سے رجوع ضروری ہے، کیونکہ یہاں نذر، سنت اور بیماری کی حالتیں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ یہ محتاط رویہ فقہ سیکھنے کی اصل روح ہے کہ کتابی اصول اور فتویٰ میں فرق باقی رکھا جائے۔

اعتکاف کی حکمتیں اور آداب

اعتکاف کی سب سے بڑی حکمت دل کی یکسوئی ہے۔ سال بھر کے شور و ہنگامے سے نکل کر چند دن اللہ کے گھر میں گزارنے سے عبادت کا ذوق بڑھتا ہے اور زندگی کا جائزہ لینے کا موقع ملتا ہے۔ معتکف کو چاہیے کہ پہلے سے ایک مفید شیڈول بنائے :پانچ وقت نماز باجماعت، تراویح، تلاوت کا مقررہ حصہ، مطالعہ، ذکر اور دعا کے اوقات طے کرے۔ مسجد میں شور، اونچی آواز میں بات چیت اور دوسرے نمازیوں کو تنگ کرنا اعتکاف کے آداب کے خلاف ہے۔ انتظامیہ کے منتظمین سے تعاون، صفائی میں حصہ اور کھانے پینے میں سادگی اور عبادت کے حسن میں اضافہ کرتی ہے۔ اعتکاف ختم ہونے کے بعد اصل کامیابی یہ ہے کہ اس میں پیدا ہونے والی نیکی اور باقاعدگی کو عام زندگی میں بھی برقرار رکھا جائے۔

خاتمہ

خلاصہ یہ ہے کہ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف فقہ حنفی میں سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے، جس کے لیے بیس رمضان کے غروب سے پہلے مسجد میں داخل ہونا، روزوں کے ساتھ پورا عشرہ ٹھہرنا اور بغیر ضرورت باہر نہ نکلنا بنیادی احکام ہیں۔ واجب اعتکاف نذر سے لازم ہوتا ہے اور ٹوٹنے پر اس کی قضا لازم آتی ہے۔ لیلۃ القدر کی جستجو اس اعتکاف کی عظیم حکمت ہے۔ طالب علم ان اصولوں کو یاد رکھے اور عملی حالات میں اہل علم کی رہنمائی اختیار کرے، یہی قدوری کے اس باب کا مصداق ہے۔

سوال نمبر 3

سوال نمبر 3۔ احرام باندھنے سے لے کر بال مونڈھوانے یا کٹوانے تک حج کرنے کا مکمل طریقہ بیان کریں۔ (20)

مقدمہ

حج اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک ہے اور صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔ حج کے اعمال ایک خاص ترتیب سے ادا کیے جاتے ہیں جن کا آغاز احرام سے ہوتا ہے اور ایک اہم مرحلہ حلق یا قصر پر

مکمل ہوتا ہے۔ امام قدوری نے کتاب الحج میں ان اعمال کو فقہی ترتیب سے بیان کیا ہے۔ اس جواب میں احرام باندھنے سے لے کر بال مونڈھوانے یا کٹوانے تک کا مکمل طریقہ مرحلہ وار پیش کیا جاتا ہے، جس میں میقات، نیت و تلبیہ، طواف و سعی، ایام منیٰ و عرفات، رمی، قربانی اور طواف زیارت شامل ہیں۔ طالب علم یاد رکھے کہ یہ درسی خلاصہ ہے اور اصل حج کی ادائیگی کے لیے سفر سے پہلے مستند معلم الحجاج اور علماء سے تربیت حاصل کرنا ضروری ہے، کیونکہ ہجوم اور انتظامی نظام ہر سال بدل سکتا ہے۔

احرام: میقات، نیت اور تلبیہ

حج کا آغاز احرام سے ہوتا ہے۔ حاجی اپنی سمت کے مقررہ میقات سے احرام باندھے؛ پاکستان اور اس خطے سے جانے والوں کا میقات عام طور پر یلملم کی فضائی حد بیان کی جاتی ہے جب وہ اس مسیر سے مکہ مکرمہ جائیں، تاہم ہوائی سفر کی صورت میں اعلان اور معلم کی ہدایت پر توجہ ضروری ہے۔ احرام سے پہلے غسل یا وضو، جسم کی صفائی اور خوشبو لگانے کے مسائل فقہ میں بیان ہوئے ہیں، جن میں یہ فرق اہم ہے کہ احرام کی حالت میں نئی خوشبو استعمال کرنا ممنوعات میں آتا ہے۔ مرد دو بے سلی چادریں پہنتا ہے اور سر کھلا رکھتا ہے، جبکہ خواتین اپنے معمول کے باپردہ لباس میں احرام کی نیت کرتی ہیں۔ دو رکعت نماز کے بعد اس حج کی قسم کی نیت کی جاتی ہے جو وہ ادا کر رہا ہے، یعنی افراد، قران یا تمتع، اور پھر زبان سے تلبیہ پڑھا جاتا ہے۔ تلبیہ پڑھتے ہی احرام کی پابندیاں شروع ہو جاتی ہیں، اس لیے زبان سے تلبیہ ہی نیت کی تکمیل کا ظاہری نشان ہے۔

مکہ آمد، طواف اور سعی

مکہ مکرمہ پہنچ کر ترتیب کے مطابق خانہ کعبہ کا طواف کیا جاتا ہے۔ حج افراد یا قران کرنے والا آمد پر طواف قدوم کرتا ہے جو سنت ہے، جبکہ تمتع کرنے والا پہلے عمرے کے اعمال کرتا ہے، اس کی تفصیل اقسام حج کے باب میں ہے۔ طواف خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگانے کا نام ہے، جس کا آغاز حجر اسود کے پاس سے ہوتا ہے اور وہیں اختتام ہوتا ہے؛ ہر چکر میں اضطباع اور پہلے تین چکروں میں رمل کے مسائل بھی حج کے طواف میں بیان ہوئے ہیں جن کی عملی صورت معلم بتاتا ہے۔ طواف کے بعد مقام ابراہیم کے پاس یا جہاں جگہ ملے دو رکعت نماز پڑھی جاتی ہے۔ پھر صفا و مروہ کے درمیان سات چکر سعی کی جاتی ہے۔ حج کی سعی طواف قدوم کے بعد کی جا سکتی ہے یا طواف زیارت کے بعد مؤخر کی جا سکتی ہے، دونوں صورتیں فقہ میں مذکور ہیں۔ سعی کے صحیح ہونے کے لیے طواف سے تعلق رکھنا ضروری ہے۔

آٹھ ذی الحجہ :یوم الترویہ اور منیٰ

آٹھ ذی الحجہ کو، جسے یوم الترویہ کہتے ہیں، حاجی احرام کی حالت میں منیٰ جاتا ہے۔ تمتع کرنے والا اس دن حج کا احرام باندھتا ہے، جبکہ افراد و قران والا پہلے سے احرام میں ہوتا ہے۔ منیٰ میں پانچ نمازیں، یعنی ظہر، عصر، مغرب، عشا اور اگلے دن کی فجر، اپنے اپنے وقت پر ادا کرنا مسنون ترتیب میں شامل ہے۔ اس دن کی اصل تیاری عرفات کے عظیم دن کے لیے ہوتی ہے۔ حاجی رات منیٰ میں گزارتا ہے اور زیادہ وقت ذکر، تلاوت اور دعا میں صرف کرتا ہے۔ سفر کی جدید سہولتوں میں نقل و حمل کا نظام، حکومت اور معلمین کے شیڈول کے مطابق ہوتا ہے، اس لیے گروپ کی ترتیب اور ہدایات کی پابندی لازم ہے تاکہ کوئی واجب عمل فوت نہ ہو۔

نو ذی الحجہ :وقوف عرفات اور مزدلفہ

نو ذی الحجہ کو سورج زوال کے بعد سے غروب تک عرفات میں وقوف حج کا سب سے بڑا رکن ہے، اور مفہوم حدیث میں حج کو عرفہ ہی قرار دیا گیا ہے۔ جو شخص اس وقت کے اندر ایک لمحہ بھی حدود عرفات میں موجود رہا اس کا یہ رکن ادا ہو گیا۔ اس دن ظہر و عصر کی نمازیں عرفات میں مقررہ طریقے سے اکٹھی پڑھی جاتی ہیں جب شرائط پائی جائیں۔ غروب کے بعد بغیر مغرب پڑھے مزدلفہ کی طرف روانگی ہوتی ہے۔ مزدلفہ میں مغرب و عشا اکٹھی ادا کی جاتی ہیں اور رات وہاں گزارنا اور وقوف مزدلفہ کے احکام بیان ہوئے ہیں۔ یہاں سے رمی کے لیے کنکریاں لینا بھی مشہور عمل ہے، اگرچہ کنکریاں کسی بھی جگہ سے لی جا سکتی ہیں۔ وقوف عرفات چھوٹ جانے سے حج فوت ہو جاتا ہے، اس لیے اس دن کی حاضری کا خاص اہتمام ہر حاجی کی پہلی ذمہ داری ہے۔

دس ذی الحجہ :رمی، قربانی، حلق اور طواف زیارت

دس ذی الحجہ، یعنی یوم النحر، حج کے سب سے مصروف دن ہے۔ اس دن کے بڑے اعمال ترتیب سے یہ ہیں :جمرہ عقبہ یعنی بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنا، پھر جس پر قربانی واجب ہو اس کی قربانی کرنا، پھر حلق یعنی سر منڈوانا یا قصر یعنی بال کٹوانا، اور پھر طواف زیارت کرنا۔ پہلی تین چیزوں میں ترتیب یعنی رمی، پھر ذبح، پھر حلق سنت ترتیب ہے اور اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔ حلق یا قصر کے بعد احرام کی زیادہ تر پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں سوائے ازواج سے تعلق کے، جسے تحلل اول کہتے ہیں۔ طواف زیارت حج کا دوسرا بڑا رکن ہے جو دس تاریخ کو کرنا افضل ہے اور ایام نحر کے اندر اس کی ادائیگی کا وقت بیان ہوا ہے۔ طواف زیارت اور اگر سعی باقی ہو تو سعی کے بعد تحلل مکمل ہو جاتا ہے۔ یہ چوٹی کا دن ہے اس لیے حاجی کو وقت کی منصوبہ بندی خاص اہتمام سے کرنی چاہیے۔

حلق یا قصر اور بعد کے ایام کا خلاصہ

سوال کی حد حلق یا قصر تک ہے، لیکن طریقے کی تکمیل کے لیے مختصر اشارہ ضروری ہے کہ اس کے بعد حاجی گیارہ، بارہ اور اگر ٹھہرے تو تیرہ ذی الحجہ کو منیٰ میں قیام اور تینوں جمرات کی رمی کرتا ہے، اور آخر میں مکہ سے رخصت ہوتے وقت طواف وداع کرتا ہے جو فقہ حنفی میں واجب بیان ہوا ہے۔ حلق قصر سے افضل ہے کیونکہ اس میں بال مکمل صاف ہوتے ہیں، اور دعائے حلق میں اسی کی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ خواتین حلق نہیں کرتیں، وہ صرف انگلی کے پورے کے بقدر بال کاٹتی ہیں۔ حاجی حلق یا قصر سے پہلے ناخن کاٹنے یا بال اکھاڑنے سے بچے، کیونکہ یہ احرام کی ممنوعات میں شامل ہے اور اس سے جزا کی بحث پیدا ہوتی ہے جس کی تفصیل جنایات کے سوال میں آ رہی ہے۔ الترتیب اور اوقات کی یہ مکمل تصویر قدوری کے کتاب الحج کی ترتیب کے مطابق ہے۔

خاتمہ

خلاصہ یہ ہے کہ حج احرام اور تلبیے سے شروع ہو کر طواف و سعی، منیٰ کے قیام، وقوف عرفات، مزدلفہ، جمرہ عقبہ کی رمی، قربانی، حلق یا قصر اور طواف زیارت کے مراحل سے مکمل ہوتا ہے۔ ان میں وقوف عرفات اور طواف زیارت ارکان ہیں جبکہ باقی بہت سے اعمال واجبات و سنن میں شامل ہیں، جن کے چھوٹنے کے احکام الگ الگ ہیں۔ طالب علم اس ترتیب وار خاکے کو یاد کر لے تو اسے حج کے باب کی مکمل تصویر حاصل ہو جائے گی۔ اصل حج سے پہلے تربیت اور معلم کی رہنمائی ناگزیر ہے۔

سوال نمبر 4

سوال نمبر 4۔ ہدی کسے کہتے ہیں؟ نیز احصار پر جامع نوٹ لکھیں۔ (20)

مقدمہ

حج کے باب میں ہدی اور احصار دو اہم اصطلاحات ہیں۔ ہدی کا تعلق ان جانوروں سے ہے جو حاجی حرم میں قربانی کے لیے لے جاتا ہے یا بھیجتا ہے، جبکہ احصار اس صورت کو کہتے ہیں جب حاجی کسی رکاوٹ کی وجہ سے حج یا عمرہ مکمل نہ کر سکے۔ امام قدوری نے ان دونوں مسائل کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اس جواب میں پہلے ہدی کی تعریف، اقسام، جانور کی شرائط اور ذبح کا وقت و مقام بیان کیا جائے گا، اور اس کے بعد احصار کی تعریف، اسباب، محصر کا طریقہ کار، حلق اور قضا کے احکام لکھے جائیں گے۔ دونوں مسائل عملی زندگی میں پیش آنے والے ہیں، اس

لیے طالب علم کو ان کے اصول درست طور پر سمجھنے چاہئیں، اور کسی واقعی صورت حال میں فیصلہ مستند علماء کے سپرد کرنا چاہیے۔

ہدی کی تعریف

ہدی اس جانور کو کہتے ہیں جو حج یا عمرے کے اعمال کے سلسلے میں حرم میں قربانی کے طور پر پیش کیا جائے۔ لفظ ہدی کے مفہوم میں ہدیہ کی مناسبت نمایاں ہے، یعنی یہ جانور اللہ کی بارگاہ میں تحفتاً پیش کیا جاتا ہے۔ فقہی اعتبار سے ہدی ان اونٹ، گائے، بھیڑ اور بکریوں کو کہا جاتا ہے جو مقررہ دنوں میں حدود حرم میں ذبح کیے جائیں۔ قران اور تمتع کرنے والے پر شکر کے طور پر ہدی واجب ہوتی ہے، جبکہ افراد کرنے والے کے لیے ہدی واجب نہیں لیکن لے جانا مستحب بیان ہوا ہے۔ اس کے علاوہ جنایات میں لازم آنے والی قربانی اور نذر کی قربانی بھی اپنے اپنے ابواب میں ہدی کے قریب مفہوم رکھتی ہے، لیکن اصطلاحی ہدی کا اصل مدار حج و عمرے سے متعلق یہی قربانی ہے۔ ہدی کے گوشت کے مصارف اور اس سے استفادے کے احکام بھی فقہا نے بیان کیے ہیں۔

ہدی کی اقسام

ہدی کی بڑی قسمیں یہ ہیں :واجب ہدی، جو تمتع و قران کی وجہ سے لازم آتی ہے، اور اسی زمرے میں جزا اور نذر کی قربانیاں بھی اپنے حکم کے ساتھ آتی ہیں؛ اور نفل ہدی، جو افراد کرنے والا یا کوئی شخص رضاکارانہ طور پر حرم بھیجے۔ واجب ہدی کی عدم استطاعت کی صورت میں فقہ حنفی میں روزوں کا بدل بیان ہوا ہے، یعنی حج کے دوران تین روزے اور گھر واپس جا کر سات روزے، جن کی ترتیب اور اوقات کی تفصیل کتاب الحج میں موجود ہے۔ نفل ہدی کا گوشت مالک خود بھی کھا سکتا ہے اور دوسروں کو بھی کھلا سکتا ہے، جبکہ واجب ہدی کے گوشت کے مصارف میں زیادہ احتیاط کی تفصیل موجود ہے۔ ہدی کا جانور خریدنا، اسے نشان لگانا اور قلادہ پہنانا جیسے مسائل بھی روایات و فقہ میں بیان ہوئے ہیں جن سے ہدی کی حرمت اور شناخت ظاہر ہوتی ہے۔

ہدی کے جانور کی شرائط اور ذبح

ہدی کا جانور وہی ہو سکتا ہے جو قربانی کے لیے درست ہو، یعنی اونٹ، گائے یا بھیڑ بکری مقررہ عمر کے ساتھ اور ظاہری بڑے عیوب سے پاک ہو۔ بھیڑ بکری میں ایک جانور ایک شخص کی طرف سے کافی ہوتا ہے، جبکہ اونٹ اور گائے میں سات افراد تک شریک ہو سکتے ہیں جب سب کی نیت قربت کی ہو۔ ہدی کی ذبح کا مقام حدود حرم ہے، اور افضل یہ ہے کہ منیٰ میں ذبح ہو۔ واجب ہدی کے ذبح کا وقت ایام نحر ہے، یعنی دس ذی الحجہ سے لے کر مقررہ آخری

وقت تک، جس کے بعد حلق کا مرحلہ آتا ہے۔ آج کے دور میں حاجی عموماً بینک یا مجاز ادارے کے ذریعے قربانی کا انتظام کرتا ہے، اس صورت میں ذبح کے شرعی وقت اور حلق کی ترتیب کا خیال رکھنا ضروری ہے، کیونکہ حلق ذبح کے بعد ہونا چاہیے۔ اس انتظامی پہلو میں معلم اور ادارے سے تصدیق کر لینا حاجی کی ذمہ داری ہے۔

احصار کی تعریف اور اسباب

احصار کے لغوی معنی روک دیا جانا ہے۔ شرعی اصطلاح میں محصر اس محرم کو کہتے ہیں جو احرام کے بعد کسی ایسی رکاوٹ کی وجہ سے مناسک مکمل کرنے سے عاجز آ جائے جس کا ازالہ اس کے بس میں نہ ہو۔ فقہ حنفی میں احصار کے اسباب دشمن کا راستہ روکنا، شدید بیماری، یا اس قسم کی دیگر ناگزیر رکاوٹیں ہیں جن کی وجہ سے مکہ تک رسائی یا اعمال کی ادائیگی ممکن نہ رہے۔ اس بارے میں اختلافی تفصیل یہ ہے کہ بعض صورتوں، جیسے محض مالی نقصان یا ذاتی معذوری کی کم درجے کی صورتوں، میں احصار ثابت ہوتا ہے یا نہیں؛ حنفی مسلک میں دشمن اور مرض دونوں کو احصار کا سبب مانا گیا ہے۔ راستے میں ڈاکہ، جنگ، سرحد بندش اور علاج کی مجبوری جدید زمانے کی عملی صورتیں ہو سکتی ہیں، جن پر قدیم اصولوں کا اطلاق اہل علم کرتے ہیں۔ یہ نکتہ طالب علم کے لیے اہم ہے کہ ہر رکاوٹ محصر بننے کے لیے کافی نہیں، رکاوٹ کا ناگزیر اور عام ہونا ضروری ہے۔

محصر کا طریقہ کار

جب احصار ثابت ہو جائے تو محصر یہ طریقہ اختیار کرے گا :وہ ہدی کا جانور حرم کی طرف بھیجے گا یا کسی کو وکیل بنا کر حرم میں ذبح کی تاریخ و وقت مقرر کرے گا۔ جب مقررہ وقت پر جانور ذبح ہو جائے تو محصر اپنی جگہ پر سر منڈوائے یا بال کٹوائے اور یوں احرام سے باہر آ جائے۔ اگر محصر عمرے کا احرام باندھے ہوئے تھا تو اس عمرے کی قضا بعد میں کرے گا، اور اگر حج کا احرام تھا تو آئندہ حج کی قضا لازم آئے گی۔ قران کی صورت میں قضا اور ہدی کی تفصیل مزید بڑھ جاتی ہے کیونکہ اس میں حج و عمرہ دونوں جمع ہوتے ہیں۔ جانور بھیجنا ممکن نہ ہو تو فقہا نے اس کی متبادل صورتیں بھی بیان کی ہیں جن کا تعلق صبر کر کے رکاوٹ ختم ہونے کا انتظار کرنے یا اہل علم کے مشورے سے متعین حل اختیار کرنے سے ہے۔ محصر کے لیے یہ بھی اہم ہے کہ وہ جلد بازی میں احرام خود سے نہ کھولے، کیونکہ ترتیب الٹنے سے دم لازم آنے کی بحث پیدا ہوتی ہے۔

احصار کے متعلقہ احکام

چند متعلقہ نکات کا جاننا مفید ہے۔ محصر اگر رکاوٹ ختم ہونے کی امید رکھتا ہو تو بہتر ہے کہ انتظار کرے، خاص کر جب وقت میں وسعت ہو۔ محصر کے بھیجے ہوئے جانور کے ذبح ہونے سے پہلے حلق کر لینا درست نہیں۔ اگر محصر راستے میں ہو اور اس کے پاس جانور موجود ہو تو اس کے ذبح کی جگہ اور وقت کے احکام الگ سے بیان ہوئے ہیں۔ عورت کے لیے محرم کی عدم موجودگی یا اس کی وفات جیسی صورتوں میں بھی فقہا نے بحث کی ہے اور انہیں احصار کے اصولوں سے جوڑا ہے، لیکن ایسی نازک صورتوں میں عمل ہمیشہ مستند فتویٰ کی بنیاد پر ہونا چاہیے۔ احصار کا باب ہمیں سکھاتا ہے کہ شریعت نے مجبوری کی حالت میں بھی ایک منظم راستہ دیا ہے تاکہ محرم بے ترتیبی سے احرام نہ کھولے اور اس کے ذمے باقی عبادت کا حساب بھی واضح رہے۔

خاتمہ

خلاصہ یہ ہے کہ ہدی وہ جانور ہے جو حج و عمرے کے سلسلے میں حرم میں قربانی کے لیے پیش کیا جائے، یہ واجب بھی ہوتی ہے اور نفل بھی، اور اس کے لیے جانور کی شرائط، ذبح کا مقام اور ایام نحر کا وقت مقرر ہے۔ احصار اس حالت کا نام ہے جب محرم دشمن، بیماری یا ایسی ہی ناگزیر رکاوٹ سے مناسک مکمل نہ کر سکے؛ اس صورت میں وہ ہدی حرم بھیج کر اس کے ذبح کے بعد حلق کر کے احرام کھولتا ہے اور بعد میں قضا کرتا ہے۔ دونوں مسائل قدوری کے کتاب الحج کی اہم مباحث ہیں جن کا درسی خلاصہ اس جواب میں پیش کر دیا گیا ہے۔

سوال نمبر 5

سوال نمبر 5- حج کے باب میں جنایات سے کیا مراد ہے؟ نیز مختلف جنایات پر آنے والے دم کی تفصیل لکھیں۔ (20)

مقدمہ

احرام ایک خاص شرعی حالت ہے جس میں محرم پر کچھ ایسی چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو عام حالت میں جائز ہوتی ہیں۔ ان پابندیوں کی خلاف ورزی کو فقہ کی زبان میں جنایت کہا جاتا ہے اور ہر خلاف ورزی کی نوعیت کے مطابق اس کی جزا مقرر ہے۔ امام قدوری نے کتاب الحج میں باب الجنایات کے تحت ان مسائل کو جمع کیا ہے۔ اس جواب میں پہلے جنایت کی تعریف اور جزا کی اقسام، پھر محظورات احرام کا خلاصہ، اس کے بعد مختلف جنایات اور ان پر لازم آنے والے دم کی تفصیل، اور آخر میں صدقہ و روزے کے بدل اور عملی احتیاطیں بیان کی جاتی ہیں۔ یہ معلومات درسی ہیں؛ کسی حاجی کی مخصوص خلاف ورزی کی جزا کا فیصلہ ہمیشہ مستند علماء کے سپرد کرنا چاہیے، کیونکہ مقدار اور نیت و عذر کی تفصیل ہر واقعے میں فرق ڈالتی ہے۔

جنایت کی تعریف اور جزا کی اقسام

جنایت کے لغوی معنی جرم اور زیادتی ہیں۔ حج کے باب میں اس سے مراد احرام کی حالت میں کسی ممنوع کام کا ارتکاب کرنا ہے، جیسے خوشبو لگانا، سلا ہوا کپڑا پہننا، سر ڈھانپنا، بال یا ناخن کاٹنا یا حرم کے درخت اور شکار سے متعلق پابندیوں کی خلاف ورزی۔ جزا کی بڑی صورتیں فقہ میں یہ ہیں :دم، یعنی بکری یا اس کے حکم کا جانور حرم میں ذبح کرنا؛ بدنہ، یعنی اونٹ یا گائے کا ذبیحہ جو بڑی جنایات میں آتا ہے؛ صدقہ، یعنی مقررہ مقدار میں کھانا یا اس کی قیمت فقرا کو دینا؛ اور صوم یعنی روزے، جو بعض صورتوں میں بدل کے طور پر رکھے جاتے ہیں۔ بعض جنایات کی جزا مثل کی صورت میں ہوتی ہے، جیسے شکار میں مثل حیوان کا حکم۔ جزا کا نظام اس اصول پر ہے کہ خلاف ورزی جتنی بڑی، جزا اتنی ہی سخت، اور عذر و بھول جیسی حالتیں فقہا کی بحث میں مدنظر رہتی ہیں۔

خوشبو، لباس اور پردے سے متعلق جنایات

اگر محرم نے کسی عضو کو مکمل خوشبو لگائی یا سلا ہوا کپڑا ایک دن یا رات کی مقدار پہن لیا، یا مرد نے سر یا چہرہ ایک دن رات ڈھانپ لیا تو دم لازم آتا ہے۔ اگر مقدار اس سے کم ہو، جیسے خوشبو کسی چھوٹے جز کو لگی یا کپڑا تھوڑی دیر پہنا، تو صدقہ لازم آتا ہے۔ اس فرق کی بنیاد مقدار اور مدت پر ہے، جسے قدوری نے واضح کیا ہے۔ سر منڈوانے کی صورت میں اگر چوتھائی سر یا اس سے زیادہ کے بال کاٹے گئے تو دم ہے، اور اس سے کم میں صدقہ ہے۔ ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کے تمام ناخن کاٹنے پر بھی دم کی تفصیل ہے، جبکہ چند ناخن کاٹنے پر فی ناخن صدقے کی مقدار بیان ہوئی ہے۔ یہ اعداد و مقدار درسی طور پر یاد رکھنے کے ساتھ اصل تطبیق میں اجتہادی احتیاط چاہتے ہیں، اس لیے حاجی کے لیے بہترین راستہ یہی ہے کہ خلاف ورزی ہو جائے تو فوراً نوٹ کر کے معلم یا عالم سے جزا معلوم کرے۔

شکار سے متعلق جنایات

احرام کی حالت میں خشکی کا شکار کرنا یا اس کی طرف رہنمائی کرنا اور حرم کی حدود میں شکار کرنا سخت ممنوع ہے۔ شکار کی جنایت کی جزا مثل ہے، یعنی مارے گئے جانور کے ہم مثل جانور کی قربانی یا اس کی قیمت کا کھانا فقرا کو دینا یا اس کے بدلے روزے رکھنا، یہ اختیار قرآن مجید کی ہدایت کے مفہوم کے طور پر فقہا نے بیان کیا ہے جس میں دو عادل آدمیوں کی جانب سے مثل کا فیصلہ بھی ذکر ہے۔ مثال کے طور پر نیل گائے جیسے بڑے جانور پر بدنہ، ہرن پر بکری اور خرگوش وغیرہ پر اس کی قیمت کے مطابق فیصلہ ہوتا ہے۔ حرم کے درخت اور گھاس کاٹنے کی

جنایت کی جزا قیمت کا صدقہ ہے، سوائے خشک گھاس اور اس لکڑی کے جسے انسان نے خود اگایا ہو۔ یہ باب اس تعلیم کو اجاگر کرتا ہے کہ حج کی عبادت جانداروں اور قدرتی ماحول کے احترام کے ساتھ جڑی ہے۔

وقوف سے پہلے اور بعد کی بڑی جنایات

سب سے سخت جنایت وقوف عرفات سے پہلے میاں بیوی کا تعلق ہے، جس سے حج فاسد ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں حاجی پر لازم ہے کہ وہ بقیہ اعمال اسی طرح پورے کرے، بدنة یعنی اونٹ یا گائے ذبح کرے اور اگلے سال حج کی قضا کرے۔ اگر یہ صورت وقوف کے بعد اور حلق سے پہلے پیش آئے تو حج فاسد نہیں ہوتا لیکن بدنة لازم آتی ہے۔ حلق کے بعد اور طواف زیارت سے پہلے کی صورت میں دم لازم آنے کی تفصیل موجود ہے۔ طواف کے احکام کی خلاف ورزیوں، جیسے بے وضو طواف یا طواف زیارت کا ترک، کے بھی اپنے احکام ہیں جن میں طواف کو دہرانا اصل ہے اور دم بعض صورتوں میں آتا ہے۔ واجبات حج، جیسے وقوف مزدلفہ، سعی یا رمی، ترک کرنے پر عام قاعدہ دم کا ہے، جبکہ ارکان کے ترک سے دم کافی نہیں ہوتا، رکن کی قضا یا دہرانا ضروری ہوتا ہے۔ واجب کی قضا ممکن ہو تو اس کا اعادہ دم سے بہتر راستہ ہے۔

دم، صدقہ اور روزے کا خلاصہ جدول

طلبہ کی سہولت کے لیے اہم جنایات اور ان کی جزا کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ یہ جدول درسی یادداشت کے لیے ہے، اصل فتویٰ مقادیر کی مکمل تفصیل سے جڑا ہوتا ہے۔

جنایت	جزا
پورے عضو پر خوشبو، سلا کپڑا ایک دن رات	دم
خوشبو یا لباس مقررہ مقدار سے کم	صدقہ
سر کے چوتھائی یا زائد بال کاٹنا	دم
چند ناخن کاٹنا	فی ناخن صدقہ
خشکی کا شکار	مثل، کھانا یا روزے
وقوف سے قبل صحبت	بدنة، حج کی قضا، اعمال کی تکمیل
واجب ترک کرنا	دم

عملی احتیاطیں

جنایات سے بچنے کی بہترین تدبیر احرام کی ممنوعات کو سفر سے پہلے اچھی طرح سیکھنا ہے۔ صابن، ٹشو اور دواؤں میں خوشبو کی آمیزش عام مسائل ہیں، اس لیے بے خوشبو اشیا کا انتخاب کرنا چاہیے۔ ہجوم میں ہونے والی اشتباہی صورتوں، جیسے کنگھی سے بال ٹوٹنا یا غلطی سے خوشبو دار چیز چھو جانا، میں فوراً ہاتھ دھو کر معلم سے رہنمائی لینی چاہیے۔ عذر کی صورتوں میں، جیسے شدید گرمی یا بیماری کی وجہ سے سر ڈھانپنا یا سلا کپڑا پہننا پڑ جائے، فقہ میں فدیے کا نظام موجود ہے جس میں روزے، صدقہ یا قربانی میں سے کسی ایک کا اختیار بیان ہوا ہے۔ یہ وسعت اس بات کی دلیل ہے کہ شریعت نے مجبوری کا لحاظ رکھا ہے، مگر اختیار کا استعمال جان بوجھ کر رخصت تلاش کرنے کے لیے نہیں ہونا چاہیے۔

خاتمہ

خلاصہ یہ ہے کہ حج میں جنایت احرام کی ممنوعات کی خلاف ورزی کو کہتے ہیں اور اس کی جزا خلاف ورزی کی جسامت کے مطابق دم، بدنۃ، صدقہ، روزے یا مثل کی صورت میں ہوتی ہے۔ خوشبو و لباس کی معمولی خلاف ورزیوں پر دم یا صدقہ، شکار پر مثل، وقوف سے پہلے کی بڑی خلاف ورزی پر بدنۃ اور قضا، اور واجب کے ترک پر دم اس باب کے نمایاں اصول ہیں۔ طالب علم ان اصولوں کو یاد کر لے تو قدوری کا باب الجنایات اس کے لیے واضح ہو جائے گا۔ ہمیشہ یاد رہے کہ کسی واقعی جنایت کی حتمی جزا کا تعین مستند مفتی کا کام ہے۔